Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۹۴۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | منگل ۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ، ۲۸ تبوک ۷۲ ۱۳ھش ، ۲۸ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۱۶

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق' پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے' جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے' تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ' کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۹-۱۲۰)

ترقی کرنے والی قومیں ہر کام کی وجہ دریافت کرتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہت سے لوگ ایک واقعہ کو دیکھ کر اس کو یاد رکھتے ہیں اور اس سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسی مخلوق بھی ہوتی ہے جو ایک نظارہ کو دیکھ کر جھٹ پٹ اسے فراموش کر دیتی ہے۔ بھلا دیتی ہے۔ اور ذہن سے اتار دیتی ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ انہیں ایک دفعہ نصیحت ہوتی ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر ہوتی ہے پھر ترک کر دیتے ہیں اور ہر دفعہ انہیں نئے تجربہ اور نئی آزمائش کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔ دانا انسان ایک تجربہ شدہ بات کو حاصل کر کے اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے مگر بے وقوف اور نادان انسان ہر دفعہ نیا تجربہ چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ اتفاقی طور پر یہ بات ہو گئی تھی۔

جس قدر ترقی کرنے والی اور بڑھنے والی قومیں دنیا میں ہوتی ہیں ان کے کاموں کا دارو مدار اتفاقی باتوں پر نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر کام کی وجہ اور ذریعہ دریافت کرتی ہیں۔ ایک احمق اور تنزل میں جانے والا انسان کہتا ہے کہ اتفاق سے یہ بات ہو گئی ہے مگر ہوشیار اور ترقی کرنے والا انسان کبھی اس طرح نہیں کہتا۔ وہ ہر ایک بات کی وجہ دریافت کرکے اگر اس کو اپنے لئے مفید اور فائدہ مند سمجھتا ہے تو اس پر عمل در آمد کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر مضر اور نقصان رساں پاتا ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کی شرارت کی وجہ سے ان کو سزا دی لیکن انہوں نے اس بات کو نہ سمجھا بلکہ (--) پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور اس سزا کو انہوں نے بھلا دیا اور کہا کہ ایسے اتفاق ہو ہی جایا کرتے ہیں حالانکہ انہیں یہ سمجھنا چاہئے تھا کہ یہ سزا جو ہمیں ملی ہے یہ ہماری شرارتوں کا نتیجہ ہے۔ قوم تباہ ہو گئی سردار مارے گئے شہر اور گاؤں ویران ہو گئے لیکن انہوں نے ان سب باتوں کو اتفاق پر ہی محمول کیا۔ اسی طرح اب کہا جاتا ہے۔

باقی ص ۷ پر

اپنے ایمان کا جائزہ

انسان کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے اور وہ آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے مجھ پر پہلے کونسا احسان کیا ہے جو یہ مصیبت بھیج دی ہے تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکا تھا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ان افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جونہی کوئی شخص خاتم الانبیاء سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنا تعلق توڑتا ہے تو وہ احمدی نہیں رہتا۔ چونکہ مندرجہ ذیل افراد نے اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دیکر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان افراد کا جماعت احمدیہ مبائعین سے کسی نوع کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۔ خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۲۔ اہلیہ خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۳۔ ڈاکٹر عبد الخالق مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۴۔ محمد اکرم مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۵۔ محمد اسلم مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۶۔ عبد الرحمان مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۷۔ نسرین اختر دختر خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۸۔ سعیدہ بتول دختر خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۹۔ یاسمین اختر دختر خوشی محمد مانگٹ سکنہ ربوہ
۱۰۔ حفیظ احمد بٹر ولد ناصر احمد سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ حال حافظ آباد
۱۱۔ جمیل احمد بٹر ولد ناصر احمد سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ حال حافظ آباد
۱۲۔ سہیل احمد بٹر ولد ناصر احمد سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ حال حافظ آباد
۱۳۔ نوید احمد بٹر ولد حسین علی بٹر سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانولہ
۱۴۔ نسیم اختر بیوہ ناصر احمد بٹر سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ
۱۵۔ نیرّہ صائمہ دختر ناصر احمد بٹر سکنہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

ناظر امور عامہ

درخواست دعا

○ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے میں دقت ہے۔ اب طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے خصوصی توجہ اور دردو الحاح سے دعائیں کریں۔

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں کہ :-

کراچی سے آج رات کو میرے لڑکے عزیزم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ اس کے خالہ زاد بھائی عزیزم ملک محمد عمر ولد مکرم مہاشہ ملک فضل حسین صاحب دل کے عارضہ سے بیمار اور کئی ہفتوں سے آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں ان کو ۲۶ بوتل خون دیکر بائی پاس کا اپریشن کیا گیا ۳۶ گھنٹے تشویش ناک ہیں۔ احباب جماعت سے اس لڑکے کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد افضل قریشی صاحب مربی مغربی افریقہ کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو اچانک گر جانے کی وجہ سے کولہے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ آپ عرصہ سے بعارضہ شوگر اور گردوں میں انفیکشن کے سبب علیل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور مبارک دراز عمر سے نوازے۔

شکریہ احباب

○ محترمہ حکمت عباس عودہ صاحبہ کو ان کے شوہر حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی وفات پر دور و نزدیک سے تعزیت کے پیغامات ملے ہیں۔ اندرون پاکستان کے علاوہ بیرون پاکستان سے بھی متعدد حضرات اور جماعتوں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ / تبوک ۱۳۷۲ ہش — ۲۸ / ستمبر ۱۹۹۳ء

بے شمار نیکیوں کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے- فرماتے ہیں- "ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعے سے وہ اپنی ایک نئی حس اور طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنت میں اس کے کام آنے والی ہے جتنی نعمتیں جنت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سے لطف اٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے جس طرح انسان دنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر لطف اٹھاتا ہے ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذت اٹھاتا ہے اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں- نظارے دنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اعلیٰ ہوتے ہیں- اسی طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں- ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے بعض آدمی ترش چیزوں کو پسند کرتے ہیں بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ بھی سارے کے سارے کسی ایک چیز کو پسند نہیں کرتے بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں- بعض مٹھاس کو پسند کرتے ہیں آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے بعض کو فرنی پسند ہوتی ہے- یہ سب چیزیں میٹھی ہیں لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی- اسی طرح بہشت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہونگی مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں نیکیاں کرنی چاہئیں"-

عام طور پر سیدھے سادہ الفاظ میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ نیک لوگ بہشت میں جائیں گے لیکن نہ تو سب لوگ نیکیوں میں برابر ہیں اور نہ سب لوگ بہشت کے ایک ہی درجے میں ہونگے- بلکہ ایک ہی درجے میں بھی سب کے سب لوگ ایک ہی طرح لطف اندوز نہیں ہونگے- جس کی جتنی نیکیاں ہونگی اتنی ہی لذتیں اسے حاصل ہونگی- اور چونکہ لذتیں بے شمار ہونگی اس لئے خواہش یہ پیدا ہوگی کہ ہر لذت حاصل کی جائے- اس لئے ضروری ہے ہر نیکی کی جائے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کی جائیں تا کہ ہر درجے کی تمام لذات سے محظوظ ہونے کا موقعہ ملے- اگر انسان اس بات کا تہیہ کر لے کہ اس نے نیکیاں کرنی ہیں اور اس بات پر غور کرتا رہے کہ نیکی ہے کیا کیا تو یقیناً وہ اس قابل ہو سکے گا کہ ہر قسم کی نیکی کرے اور بہشت کی ہر قسم کی لذت سے بہرہ مند ہو-

هر لمحہ' ہر اک گام اُداسی کا سماں ہے\
بدلے ہوئے ماحول میں افسردہ ہوں اے دوست\
شبنم کی چمک مجھ پہ نظر آئے تو کیسے\
لگتا ہے کہ میں اِک گلِ پژمردہ ہوں اے دوست

ابوالاقبال

مری پستیاں بلندی مرا فکر لامکاں ہے\
پڑے جس زمیں پہ پاؤں وہی میرا آسماں ہے

ترے ہاتھ سے کہاں تک مرا چاک ہو گریباں\
تری شاہ رگ پہ دیکھوں مرا دستِ بے اماں ہے

تری چہرہ دستیوں نے جنہیں بلالہ رخ بنایا\
وہ لہو لہو ہوئے تو ترا چہرۂ گلفشاں ہے

کہیں آرزو گھٹن میں کہیں غمزدہ امیدیں\
کہیں عشق دل گرفتہ کہیں حسن بے زباں ہے

تجھے آج کا جنوں ہے یہی حاصلِ فسوں ہے\
مجھے کل پہ ہے بھروسہ مرا وقت پاسباں ہے

مری شب طلب کا قصہ مرے لب دُعا کا حصہ\
میں ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ اثر کہاں کہاں ہے

سرِ دار کہہ رہا ہے کوئی یہ تماشہ بیں سے\
جو سمجھ سکو تو سمجھو کہ یہ زندگی زیاں ہے

میں کہوں تو کیا کہونگا میں خموش ہی رہونگا\
مری طرز گفتگو ہی اگر آپ پر گراں ہے

مجھے نیستی کا کیا ڈر مری زیست ہے مقدر\
مری ذات کا کرشمہ ترا حرفِ کن فکاں ہے

یہ نسیم ناروا ہے' یہ خیال بے وفا ہے\
کوئی تجھ پہ ہاتھ اٹھائے ترا وہم ہے گماں ہے

نسیم سیفی

اللہ کی طرف دوڑیں

انسانی زندگی تو مسائل سے گھری ہوئی ہے- صبح سے شام تک یا تو امیدیں بندھ رہی ہیں یا نقصان کی خبریں آ رہی ہیں اس لئے خوف و رجا کی تمام حالتوں میں آپ اللہ کی طرف دوڑنے کی کوشش کریں- اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ نے خدا کی طرف دوڑنے کی عادت نہ ڈالی تو پھر بڑے وقتوں میں آپ نہیں دوڑ سکیں گے اگر آپ کو خدا کی پناہ گاہوں کی طرف دوڑنے کی عادت نہیں رہی تو آپ کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہارے کے پڑے رہ جائیں گے-

(حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

مغلیہ حکومت کے آخری تاجدار سراج الدین بہادر شاہ ظفر کا وہ حلفیہ بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو آپ نے ۹/مارچ ۱۸۵۸ء کو دیوان خاص (قلعہ دہلی) میں منعقدہ عدالت کے سامنے دیا تھا۔

"اصل حقیقت یہ ہے غدر کے روز کی مجھے پہلے سے خبر نہیں تھی۔ آٹھ بجے کے قریب باغی سوار دفعتاً" آئے۔ باغی سپاہ دیوان خانہ میں گھس آئی۔ اور مجھے چاروں طرف سے گھیر کر پہرہ متعین کر دیا۔ میں نے ان کا مطلب دریافت کیا اور چلے جانے کو کہا جس کے جواب میں انہوں نے خاموش کھڑے رہنے کو کہا اور کہا کہ جب انہوں نے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا ہے تو اب اپنی طاقت کے موافق سب کچھ کر کے چھوڑیں گے۔ خوف کھا کر کہ کہیں میں قتل نہ کر دیا جاؤں۔ میں نے منہ سے اف تک نہ کی۔ اور چپ چاپ اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ شام کے وقت یہ نمک حرام کئی انگریز مرد و عورت کو گرفتار کر کے لائے جن کو انہوں نے میگزین میں پکڑا تھا۔ اور ان کے قتل کا قصد کرنے لگے۔ میں نے باز رہنے کی درخواست کی۔ اس وقت تو میں ان انگریزوں کی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا مگر باغی سپاہیوں نے انہیں اپنی حراست میں رکھا متواتر دو موقعوں پر انہوں نے انگریزوں کے قتل کا قصد کیا اور میں نے منت وسماجت کر کے باز رکھا اور قیدیوں کی جانیں بچالیں۔ آخری وقت اگرچہ میں مفسد بلوائیوں کو حتی المقدور باز رکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر انہوں نے میری طرف مطلق التفات نہیں کیا اور ان بیچاروں کو قتل کرنے باہر لے گئے............ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میرا گواہ ہے میں نے مسٹر فریزر یا اور کسی انگریز کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ مکند لال و دیگر گواہان نے کہا ہے کہ "میں نے حکم دیا ہے" غلط ہے۔ مرزا مغل و مرزا خضر سلطان نے احکام دیئے ہوں تو تعجب نہیں۔ کیونکہ وہ سپاہ سے مل گئے تھے۔ بعد ازاں فوجیں مرزا مغل اور مرزا خضر سلطان اور مرزا ابو بکر کو میرے سامنے لائیں اور کہا کہ "ہم انہیں اپنا سردار بنانا چاہتے ہیں" لیکن میں نے ان کی درخواست رد کر دی۔ لیکن جب سپاہ ضد کرنے لگی اور مرزا مغل غصے ہو کر اپنی والدہ کے مکان پر چلا گیا تو میں سپاہیوں کے خوف سے ساکت رہ گیا اور پھر طرفین کی رضامندی سے مرزا مغل کمانڈر ان چیف افواج مقرر ہوا۔ میری مہر کے ثبت شدہ اور دستخط کئے ہوئے احکام کی نسبت معاملہ کی اصل حالت یہ ہے کہ جس روز سے سپاہ آئی انگریزی افسروں کو قتل کیا اور مجھے مقید کر لیا میں ان کے اختیار میں رہا۔ جیسا کہ اب ہوں۔ تمام کاغذات جو مناسب سمجھتے میرے پاس لاتے اور مجھے مہر ثبت کرنے پر مجبور کرتے۔ بسا اوقات احکام کے مسودے لاتے اور میرے سیکرٹری سے انہیں صاف کرواتے۔ کبھی اصل کاغذات لاتے اور ان کی نقلیں دفتر میں رکھ دیتے۔ اس لئے کئی خطوط اور مختلف تحریریں روئیداد کی فائل بن گئی ہیں بارہا انہوں نے خالی لفافوں پر مہر ثبت کرالی ہے نہیں معلوم ان میں انہوں نے کون سے کاغذات بھیجے اور کہاں بھیجے............ میں نے کبھی ان کی کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔ انہوں نے اس طرح بدوں میری مرضی یا خلاف حکم میرے ملازموں ہی کو نہیں لوٹا بلکہ کئی محلوں کو لوٹ لیا۔ چوری کرنا' قید کرنا' ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اور جو جی چاہتا تھا کر گزرتے تھے جبراً معزز اہل شہر سے اور تجار سے جتنی رقم چاہتے وصول کرتے تھے اور یہ مطالبات ذاتی اغراض کے لئے کرتے تھے جو کچھ گزرا ہے وہ سب مفسدہ پرداز فوج کا کیا دھرا ہے۔ میں ان کے قابو میں تھا اور کیا کر سکتا تھا۔ وہ اچانک آپڑے اور مجھے قیدی بنا لیا۔ میں لاچار تھا اور دہشت زدہ۔ جو انہوں نے کہا میں نے کیا۔ ورنہ انہوں نے مجھے کبھی کا قتل کر ڈالا ہوتا......... میں ان فوجوں پر کیا اعتبار کرتا۔ جنہوں نے اپنے ذاتی آقاؤں کو قتل کر دیا جس طرح انہوں نے ان کو قتل کیا مجھے بھی قید کر لیا مجھ پر جور کئے مجھے حکم میں رکھا اور میرے نام سے فائدہ اٹھایا۔ تاکہ میرے نام کی وجہ سے ان کے افعال مقبول ہوں۔ یہ دیکھ کر کہ ان فوجوں نے اپنے ذی وجاہت اور صاحب فرمان افسروں کو مار ڈالا۔ میں بے فوج' بے خزانہ' بے سامان جنگ' بے توپخانہ کیوں کر انہیں روک سکتا تھا۔ یا ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے کبھی کسی طرح کی انہیں مدد نہیں دی جب باغی افواج قلعہ کے پاس آئیں میری طاقت میں تھا میں نے دروازے بند کرا دیئے۔ میں نے قلعہ دار کو طلب کیا اور جو کچھ گزرا من وعن بیان کر دیا اور انہیں باغیوں میں جانے سے باز رکھا میں نے لیڈیوں کے لئے دو پالکیاں اور دو توپیں قلعہ کے پھاٹک کی حفاظت کے لئے قلعہ دار اور ایجنٹ لفٹیننٹ گورنر کی درخواستوں پر روانہ کر دی تھیں۔ مزید برآں اسی شب کو تیز سانڈنی سوار کو جو کچھ ہنگامہ یہاں برپا ہوا تھا اس کا اطلاعی خط دے کر ہز آنر لفٹیننٹ گورنر آگرہ کی خدمت میں روانہ کر دیا تھا۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکا کیا۔ میں نے اپنی خود مختار مرضی سے کوئی حکم نہیں دیا۔ میں سپاہ کے اختیار میں تھا۔ اور انہوں نے جبر او قہراً جیسا چاہا کرایا۔ مذکورہ بالا جواب میرا خود تحریر کیا ہوا ہے۔ اور بلا مبالغہ ہے حق سے اصلاً انحراف نہیں کیا ہے۔ خدا امیر اعالم و شاہد ہے۔ کہ جو کچھ بالکل صحیح تھا جو کچھ مجھے یاد تھا وہ میں نے لکھا ہے شروع میں میں نے حلفیہ کہا تھا کہ میں بغیر بناوٹ اور بغیر ملاوٹ کے وہی لکھوں گا جو حق اور راست ہو گا چنانچہ ایسا ہی میں نے کیا ہے۔

محترمہ آمنہ بیگم بنت بھائی محمود احمد صاحب

تحریک جدید کی اہمیت اور غرض وغایت

تحریک کی ابتدا سے لے کر اب تک زمانہ جن مشکلات مصائب اور تنگیوں میں گزرا ہے ان کے خیال سے اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے جو مطالبات تحریک جدید کے ماتحت تھے ان کو سامنے رکھ کر اگر ایک صاحب بصیرت انسان غور کرے۔ تو اس کو یقیناً" ماننا پڑے گا۔ تحریک صرف انسانی کوشش کے ماتحت نہ تھی۔ بلکہ اس کے تحت میں تصرفات الٰہیہ مخفی تھے اور آئندہ پیش آنے والے ہنگامہ خیز واقعات کے مقابلہ کے لئے جماعت کو تیار کرنا مقصود تھا۔

تحریک جدید کی ابتدا ۱۹۳۴ء کے نومبر میں ہوتی ہے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ دنیا میں امن وامان تھا۔ اور خصوصاً ہند میں بالکل سکون تھا۔ اور ہر چیز مثلاً خوراک لباس اور دیگر ضرورت کی چیزیں اتنی ارزاں تھیں کہ آج وہ وقت خواب وخیال سا نظر آتا ہے ایسے پرامن اور ارزانی کے دنوں میں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ مصائب اور مشکلات کے دن بالکل قریب ہیں اور پھر یہ کہ لباس خوراک وغیرہ چیزوں کی تنگی خصوصیت سے وارد ہونے والی ہے۔ اس لئے وہ معمولی لباس اور سادہ خوراک استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہاتھ سے کام کرنا سیکھیں۔ اپنے مکانوں پر ان کی زیبائش پر اور گھروں کے سامان اور فرنیچر پر زیادہ خرچ نہ کریں اور پھر یہاں تک بعض مطالبات پر پابندی اتنی ضروری سمجھی گئی۔ کہ ان پر عمل کرنے کے لئے جماعت سے عہد لئے گئے۔ اس وقت ایک سمجھدار اور ذی عقل انسان بھی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ کہ اتنی ارزانی کے دنوں میں جماعت کو تنگی میں مبتلا کرنا کس مقصد کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ لیکن امام جماعت کا حکم تھا اس لئے بہرحال ماننا فرض تھا۔ اور یہی خیال تھا۔ جو عوام کے ذہن میں تھا۔

لیکن اس وقت اگر تمام واقعات کو ذہن میں دہرایا جائے۔ تو ہمارے لئے ۱۹۳۴ء کے بعد کے مشاہدات اور تحریک جدید کے مطالبات بے حد زیادتی ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں۔ وہی مطالبات جو محض ایک حکم معلوم ہوتے تھے ان کی قدر اس وقت ہوئی۔ جب ہر انسان کو پہلے جنگ عظیم کی زبردست قحط سالیوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ پھر بعد میں تقسیم ہند کی وجہ سے آنے والے مصائب عظیم سے دوچار ہونا پڑا جبکہ مالی روحانی اور جسمانی ہر قسم کے صدمات ایک دم وارد ہوئے۔ اس وقت امام جماعت کے مطالبات کی (یہ کہ سادہ زندگی بسر کرو۔ زیادہ سامان کے پیچھے نہ پڑو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو) قدر اور اہمیت معلوم ہوئی۔ اور ہر ایک کو اقرار کرنا پڑا کہ تحریک جدید کی غرض وغایت یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو

باقی ص ۶ پر

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی

ایک وضاحت

الفضل میں ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے FRCP منتخب ہونے کے متعلق پڑھا بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ FRCP ایڈنبرا کا یہ اعزاز ایک عالمی نوعیت کا اعزاز ہے اور آپ کے اعلان میں ایک غلطی ہے جس کا ازالہ کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ تین ڈاکٹر جن کا ذکر آنمکرم نے اس اعلان میں فرمایا ہے یہ وہ ڈاکٹر ہیں جو پاکستان میں کام کرتے ہیں ان کے علاوہ بھی کئی ایسے احمدی ڈاکٹر ہوں گے جن کو FRCP کا اعزاز مل چکا ہے اور وہ دوسرے ممالک میں کام کرتے ہوں گے چنانچہ دو چوٹی کے احمدی ڈاکٹروں کو میں جانتا ہوں جو انگلستان میں کام کرتے ہیں اور انہیں یہ اعزاز پہلے ہی مل چکا ہے جن میں سے ایک ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب یارک شائر حضرت امام جماعت الرابع کے سمدھی ہیں اور دوسرے ڈاکٹر زبیر احمد رانا صاحب جنوبی انگلستان میں میڈیسن کے ماہر ہیں۔ یہ دونوں بھی FRCP ہیں اور بہت مخلص احمدی ہیں

محترم ڈاکٹر نوری صاحب کا اعلان مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بھجوایا تھا۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

سلام کی عادت

چند روز ہوئے ایک شخص کا ایک انگریزی اخبار میں آرٹیکل پڑھنے کا اتفاق ہوا جسے پڑھ کر ہنسی بھی آئی اور دکھ بھی ہوا۔ لکھتے ہیں کہ یورپ سے پاکستان میں چھٹیاں گزارنے آئے تو انہوں نے ایک روز جب گھر سے سیر کو نکلے تو راستہ میں دو احباب کو سلام کہا تو وہ بغیر جواب دیئے گذر گئے۔ چند قدم چلنے کے بعد مجھے ان کی آواز آئی کہ وہ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ بھئی یہ کون صاحب تھے تو دوسرے نے جواب دیا کہ میں تو سمجھا تھا کہ یہ کوئی تمہارے جاننے والے ہیں۔ پھر وہ ایک انتہائی مضحکہ خیز قصہ بیان کرتے ہیں جہاں وہ دوکان پر گوشت لینے گئے تو دوکان میں داخل ہوتے ہوئے انہوں نے سلام کہا تو دوکاندار نے انہیں کچھ عجیب انداز سے دیکھا اور کہا کہ آپ تشریف رکھیں۔ گوشت لینے والوں کی خاصی لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔ (شکر کریں کہ قطار لگی ہوئی تھی بھیڑ نہیں جہاں ایک شخص دوسرے کے کندھوں پر سوار ہو کر پہلے باری لینے کی کوشش نہیں کر رہا تھا کیونکہ پاکستان میں ہمارے احباب قطار جیسی مہذب چیزوں کے قائل نہیں ہیں۔)

آہستہ آہستہ قطار کم ہونی شروع ہوئی اور ساتھ ساتھ گوشت بھی۔ میرا اضطراب بڑھ رہا تھا کہ گوشت تو ختم ہو رہا ہے۔ دو ایک بار میں نے دوکاندار کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی تو ہر دفعہ وہ کہہ دیتا کہ بس جی ابھی آپ کی طرف آتا ہوں میں سمجھا کہ شاید مجھے نیا گاہک سمجھ کر اس نے میرے لئے گوشت کا کوئی اچھا سا ٹکڑا محفوظ کر رکھا ہے جو وہ دوسروں کے سامنے دینا نہیں چاہتا۔ غرض انتظار کی گھڑیاں خدا خدا کر کے ختم ہوئیں تو اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے معاف فرمایئے آپ کو انتظار کی زحمت گوارا کرنی پڑی فرمائیے آپ کو کیا کام ہے۔ میں نے کہا بھئی مجھے تو صرف ایک کلو گوشت چاہیے تھا۔ وہ میرے منہ کی طرف دیکھ کر حیران ہوئے اور کہا کہ آپ نے سلام کیا تو میں سمجھا کہ شاید آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے اور کسی نے آپ کو میری طرف بھجوایا ہے۔ اس ڈرامہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر بکرے کا سب سے خراب حصہ کا گوشت سلام کرنے کے خمیازہ میں لیکر واپس آگیا۔

یورپ اور امریکہ میں یہ عام رواج ہے کہ آپ آتے جاتے دوکاندار سے راہ گیروں سے مسافروں سے ہمسایوں سے How are you یا Hello Hi کہہ کر Greet کرتے ہیں اور دوسرا بھی آگے سے اسی انداز میں جواب دیتا ہے۔ اس انداز میں کوئی مانوسیت یا دوستی کا جذبہ کار فرما نہیں ہوتا۔ بس ایک مہذب طریق ہے ایک دوسرے کو سلام کرنے کا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہوتے۔ اس میں بعض دفعہ ہمارے مشرقی بھائی مغرب کی عادات نہ جاننے کی وجہ سے بڑی دلچسپ صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ ایک پاکستانی دوست کو ان کے ساتھ کام کرنے والا انگریز ہر روز صبح جب وہ دفتر میں ملتے تو رسماً" How are you پوچھتا آخر ایک روز جب پاکستانی دوست پر افتاد کی مار کچھ زیادہ ہی پڑی ہوئی تھی تو اس نے جواب دیا کہ تم ہر روز پوچھتے ہو کہ میں کیسا ہوں تو میں برداشت کرتا رہا۔ آج برداشت کے سب بند ٹوٹ گئے ہیں تو سنو کہ مجھے ہزار مصیبتوں نے گھیر رکھا ہے۔ میری بیوی بیمار ہے۔ مکان کی قسط کا عدم ادائیگی کی وجہ سے نوٹس آیا ہوا ہے۔ میرے بیٹے کو کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی ہے۔ بیوی کے بیمار ہونے کی وجہ سے مجھے اپنی بچی کو سکول چھوڑنا اور لانا پڑتا ہے۔ کھانا خود پکا رہا ہوں۔ میرا افسر میرے کام کی شکایت کرنے لگا ہے۔ غرض کیا کچھ ہے جو مجھ پر نہیں بیت رہا اور تم ہر روز پوچھتے ہو کہ میں کیسا ہوں۔ بچارا انگریز اس کے منہ کی طرف حیرت سے تکتا رہا پھر کھسیانا ہو کر یہ کہہ کر معاف کرنا مجھے ضروری کام ہے کھسک گیا۔ اب ان پاکستانی دوست کو گلہ تھا کہ کیسی بے مروت قوم ہے۔ ہر روز پوچھتا تھا جب بتایا تو کھسک گیا۔ حالانکہ وہ بچارا اپنے رواج کے مطابق سلام ہی کر رہا تھا وہ اس کا دوست نہ تھا کہ جس سے کچھ اور نہیں منہ زبانی ہمدردی کی ہی امید رکھی جا سکتی ہو۔ حالانکہ یورپین سوسائٹی روائیتاً" بڑی Reserved سوسائٹی مانی جاتی ہے وہ ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی پسند نہیں کرتے۔ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے معاملات میں ہرگز دخل نہیں دیگا۔ بعض دفعہ معقولیت کے دائرہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ کسی کو پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ اس کا پڑوسی کس حالت میں ہے ممکن ہے کہ وہ دو تین روز سے اپنے کمرہ میں مردہ پڑا ہو ہاں وہ اتنا ضرور کریگا کہ اگر دو ایک روز سے اس کمرے کے دروازہ کے باہر دودھ کی بوتلیں پڑی ہوئی ہوں تو وہ پولیس کو اطلاع کر دیگا۔ مگر خود دخل اندازی نہیں کریگا اور نہ ہی اپنے معاملات میں دخل اندازی کو برداشت کریگا۔ اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا کہ آپ کے پاس کون آتا ہے اور کون نہیں کوئی اجنبی آپ سے آپ کے پرائیوٹ معاملات جاننے کی کوشش نہیں کرے گا جس طرح ہمارے ہاں اگر آپ کے ساتھ کوئی ریل گاڑی یا بس میں سفر کر رہا ہو تو سفر کے اختتام سے پہلے اسے پورا علم ہو جائیگا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ آپ کی ذات کیا ہے تنخواہ کیا ہے، گزارہ ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ بیمار لگ رہے ہوں تو علاج تجویز کر دیگا۔ آپ کی بیوی کا نام معلوم کرے گا حتیٰ کہ وہ یہ بھی معلوم کرلے گا کہ آپ کے دانت مصنوعی ہیں یا اصلی۔ یورپین سمجھتے ہیں کہ جس طرح دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی بد تمیزی ہے اسی طرح لوگوں کو Greet کرنا تہذیب کی علامت ہے بد قسمتی سے پاکستان میں اس کے برعکس عمل ہوتا ہے۔

بعض ممالک میں سلام کہنے کے رواج پر بڑی سختی سے عمل ہوتا ہے۔ مثلاً سعودی عرب میں ایک دوسرے کو سلام کرنا روزمرہ کے معمول میں سے ہے۔ سعودی ایک دوسرے کو بڑے تپاک سے سلام کرتے ہیں خواہ وہ دن میں کتنی بار ہی ملیں۔ راستہ میں بالکل اجنبی آدمی کو بھی سلام کرتے ہیں۔ مگر یہ کتنی بد قسمتی ہے کہ پاکستان میں جسے اسلام کا قلعہ کہتے کہتے لوگوں کے حلق سوکھتے نہیں اگر ایک اجنبی کو آپ سلام کر بیٹھیں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ آپ کو روک کر پوچھے کہ فرمایئے آپ کو مجھ سے کیا کام ہے اور اگر بہت ہی بد تمیز ہو تو کہہ دے کہ معاف کیجئے مجھے آپ سے شناسائی نہیں۔

ہمیں حکم ہے کہ ایک دوسرے کو جو تمہیں راستہ میں ملتا ہے خواہ واقف ہو یا نہیں دوست ہو یا غیر اسے سلام کرو۔ سلام میں پہل کرو۔ سلام کرنا آپس میں اخوت بڑھاتا ہے تعلقات میں خوش گواری پیدا کرتا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ قادیان میں لوگ ایک دوسرے کو سلام کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ آج تک کوئی انہیں پہلے سلام کرنے میں مات نہیں دے سکا۔ ایک دوست سناتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ اس دفعہ میں نے مولوی صاحب سے ضرور پہلے سلام کرنا ہے۔ دیکھا کہ مولوی صاحب گلی میں چلے آرہے ہیں ابھی کافی فاصلہ تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ ذرا چند قدم اور آگے آجائیں تو سلام کروں کہ مولوی صاحب کی طرف سے سلام کی صدا بلند ہوئی۔ شاید اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کے دل کو القاء کیا ہوگا کہ آج یہ تم سے پہلے سلام کرنے کے ارادہ سے نکلا ہے اور مولوی صاحب نے اس کے سلام کرنے سے پہلے ہی سلام کرلیا۔ قادیان کے بازار اور گلیاں اور اس کی فضاء سلام سے معطر رہتی تھیں۔ ہر ایک ہر دوسرے کو سلام کرتا تھا۔ حتی کہ بچے بھی اس عمل میں کسی سے پیچھے نہ رہتے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اب رواج احمدیوں میں بھی کم ہو رہا ہے۔ بچے اپنے بزرگوں کو سلام کرنے میں پیش پیش نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سلام کرنے کے رواج کو آپس میں جاری کیا جائے۔ خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیے آپ دوکان میں داخل ہوں تو چاہیے کہ دوکاندار آپ کو سلام سے خوش آمدید کہے اگر وہ نہ بھی کرے تو آپ سلام کریں۔ سلام کرنے سے ویسے بھی جو عام طور پر لوگوں میں ایک اجنبیت پائی جاتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک مہذب سوسائٹی کی علامت ہے سلام خندہ پیشانی سے کرنا چاہئے اس سے انسان پر چھائے ہوئے پریشانی کے بادلوں کو چھٹنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ خود غور کریں کہ اگر گھر سے نکلتے وقت کسی وجہ سے پریشان ہی ہیں تو جب آپ کو چند مرتبہ لوگ خندہ پیشانی سے راستہ میں سلام کریں اور ان لوگوں کو آپ جانتے تک بھی نہ ہوں تو غیر شعوری طور پر آپ کا موڈ خوشگوار ہونا شروع ہو جائیگا۔ سلام کہنے میں بڑی برکات ہیں اور اسے رواج دینا چاہیے۔ یہ خیال کہ بالعموم اجنبی لوگوں کو سلام نہ کرنا ہماری قومی Shyness کی وجہ سے ہے درست نہیں کیونکہ بعض معاملات میں ہم بڑے خونخوار بھی واقعہ ہوئے ہیں۔ دراصل ہم نے ویسے ہی ایک دوسرے کو سلام نہ کرنے کو کوئی اخلاقی خامی سمجھنا ہی بند کر دیا ہے۔ جب اسے اخلاقی خامی سمجھا جانے لگے گا اور ہماری درسگاہیں اور دیگر بڑے ادارے اس طرف توجہ دینا شروع کر دیں اور ماں باپ بچوں میں اسے رواج دیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس خوبصورت عمل کو ہم اپنے معاشرہ میں جاری نہ کر سکیں۔

بقیہ : ص ۵

وقت پولیٹیکل پارٹیوں کے پاس فروخت کرتی وفاقی وزیر نے کہا کہ حکومت اگر ایسا کرنا چاہتی تو کر سکتی تھی لیکن اس کا یہ مطلب ہوتا کہ وہ سب سے ایک جیسا سلوک نہیں کر رہی۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے سب کو ایک جیسا موقعہ دیا جائے۔ کیونکہ وقت فروخت کرنے کی صورت میں صرف چند ایک پارٹیاں وقت خریدنے کی اہلیت رکھتیں اور باقی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے محروم ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات-نون سین

بوسنیا اور مسلم ممالک

پاکستان نے گذشتہ روز بوسینا میں ظلم وستم روا رکھنے والی تنظیموں کو متنبہ کیا کہ وہ اسلامی دنیا کے ساتھ اپنے تعلقات کے سلسلے میں خطرہ مول لے رہے ہیں- وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے پریس بریفنگ کے موقعہ پر کہا کہ بوسینا کے خلاف ظلم وتعدی یقیناً او- آئی- سی ممالک کے تعلقات پر اثرانداز ہوگی- وہ لوگ جو اس قسم کے جرائم میں ملوث ہیں ان کے ساتھ تنظیم اسلامی کانفرس کسی صورت میں بھی بہتر تعلقات نہیں رکھ سکتی وہ لوگ جنہوں نے آزادی کے اصولوں پر سرد جنگ کا خاتمہ کیا اور جنہیں جمہوریت کا طرز زندگی پسند تھا اور اسی طرح انسانی حقوق کی ادائیگی بھی- انہیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ یہ اصول صرف ان کی اپنی ذات کے لئے نہیں ہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ اس سلسلے میں بوسینا کا ذکر کیا جاسکتا ہے- کشمیر کا اور مشرق وسطیٰ کا بھی ذکر اس میں شامل ہے- مزید کہا گیا کہ پاکستان بڑی سنجیدگی کے ساتھ اور گہری دلچسپی رکھتے ہوئے حالات کا جائزہ لے رہا ہے- خاص طور پر جنیوا میں ہونے والی گفت وشنید کا- بوسینا کے صدر کے مشورے کے بعد اور اسی طرح کئی اسلامی ممالک سے مشورہ کرنے کے بعد پاکستان اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ ہم بوسینا کے مسلمانوں کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں- وزارت خارجہ کے اس نمائندے نے یہ بات دہرائی کہ پاکستان بوسینا کو مختلف علاقوں میں تقسیم کرنے کے سلسلے میں بوسینا کے صدر کے خیالات سے متفق ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس مسئلے کو اس رنگ میں حل کیا جائے- اس نمائندے نے یہ بھی کہا کہ او- آئی- سی کا خیال ہے اور اس خیال کی اس بات پر بنیاد رکھی گئی ہے کہ انہوں نے ابھی ان علاقوں کا دورہ کیا ہے- اور اس سلسلے میں سیکورٹی کونسل کے افراد سے بھی گفت وشنید کی ہے- بات یہ ہے کہ پاکستان کے خیال میں یہ تقسیم حقائق پر مبنی نہیں ہے-

بلڈوزر

چشم دید گواہوں نے بتایا ہے کہ جمرود میں مقامی حکام نے سنٹرل کانسٹیبلری کے پیرا ملٹری دستوں کے تعاون سے وہاں منشیات کے بازار کی ۶۰ دکانیں بند کر دیں اور پھر بلڈوزر کے ساتھ ان کو گرا دیا گیا یہ کارروائی جمرود بازار میں ہوئی جو پشاور سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے

کہا جاتا ہے کہ اگرچہ ایسا کرنے کے لئے کئی سالوں سے سوچا جا رہا تھا لیکن ابھی تک ایسا نہیں کیا گیا تھا- کئی ہیروئن حشیش اور شراب بیچنے والوں کو اس اپریشن کے بعد حراست میں بھی لے لیا گیا- اور یہ سب کچھ نگران حکومت کی نئی پالیسی کے ماتحت کیا گیا ہے- کہا جاتا ہے کہ اس اپریشن کے دوران درجنوں ایسے لوگ گھومتے نظر آئے جو ان دکانوں سے منشیات خریدنا چاہتے تھے- وہ یہ کارروائی دیکھ کر خوفزدہ رہ گئے اور ان میں سے ایک نے تو وہاں دم توڑ دیا-

جمرود افغانستان کے لئے خیبرپاس کے راستے پر واقع ہے اور سمگل کی ہوئی چیزوں کی تجارت کے لئے بھی خاصا مشہور ہے- سمگل کی ہوئی اشیا میں زیادہ تر کراکری' اور بجلی کا سامان فروخت کیا جاتا ہے لوگ ملک کے دوسرے علاقوں سے وہاں آکر یہ سامان خریدتے ہیں بلکہ بیرونی ممالک کے لوگ بھی ان دکانوں سے سودا خریدنے کے لئے یہاں آتے ہیں-

صومالیہ میں مزید فوجی

صومالیہ میں بڑھتے ہوئے ہوئے تشدد کے پیش نظر اقوام متحدہ کی افواج کے سربراہ نے مزید پانچ ہزار نفری کی درخواست کی ہے- تاکہ صومالیہ کے دارالحکومت موغادیشو میں دہشت گردی اور تشدد کا مقابلہ کیا جا سکے- انہوں نے آئندہ اٹھارہ ماہ کا پروگرام بھی پیش کیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ صومالی حکومت کی دوبارہ تشکیل کی جائے گی- اور اس کے بعد اقوام متحدہ کے ۲۳۰۰۰ فوجی جو اب وہاں متعین ہیں ان کی ضرورت باقی نہیں رہے گی-

انہوں نے ایک نیوز کانفرنس کو بتایا کہ اقوام متحدہ کو موغادیشو میں ایک کنٹرول آفس قائم کرنا پڑے گا- کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر اقوام متحدہ کے فوجی جنرل محمد فرح آئیدید کے ساتھیوں سے برسرپیکار ہیں- کام کی زیاتی کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ موجودہ بگڑتے ہوئے حالات میں تین سے پانچ ہزار مزید فوجی درکار ہیں-

سفارت کاروں نے بتایا ہے بہت کم ممالک اپنے فوجی دستے صومالیہ میں متعین کرنے کی حامی بھر رہے ہیں اور وہ اس لئے کہ وہاں آئے دن فوجیوں میں سے کئی افراد کی ہلاکت کی خبر ملتی رہتی ہے- اقوام متحدہ کے فوجی جو دارالحکومت میں متعین ہیں وہ اس وقت محاصرے کی سی کیفیت میں سے گذر رہے ہیں کیونکہ آئیدید کے فوجیوں نے چوبیس پاکستانی فوجیوں کو پانچ جون کے روز ہلاک کر دیا تھا اور یہ وہ وقت تھا جب گوریلا جنگ کا آغاز ہوا تھا- اس کے بعد امریکہ کے بعض فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں- ان واقعات کے پیش نظر اب آسانی سے دوسرے ممالک اپنے فوجی دستے بھیجنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے- گویا ایک طرف تشدد بڑھ رہا ہے اور بیرونی ممالک کے فوجی اسے کنٹرول نہیں کرپاتے اور دوسری طرف مزید کمک پہنچانے کے امکانات تنگ ہو رہے ہیں-

شام اور بل کلنٹن

تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کا فلسطینیوں کی محدود آزادی کے سلسلے میں معاہدہ طے پاجانے کے بعد اردن اور اسرئیل کا بھی ایک معاہدہ طے پاگیا ہے- یہ معاہدہ ان امور کے متعلق ہے جو بعد میں عمومی طور پر قیام امن کے سلسلے میں زیر بحث آئیں گے- ان دونوں معاہدوں کے طے پا جانے کی وجہ سے شام کے صدر الاسد کو اس بات کا احساس پیدا ہوا ہے کہ اسے الگ چھوڑ دیا گیا ہے- چنانچہ بل کلنٹن صدر امریکہ نے چھ دنوں کے اندر اندر دو دفعہ حافظ الاسد سے فون پر بات کی- یہ اس معاہدہ کے بعد کی بات ہے جو اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان ہوا ہے-

بل کلنٹن نے شام کے لیڈر کو یقین دہانی کرائی کہ آپ کو اس سلسلے میں کسی قسم کا خدشہ لاحق نہیں ہونا چاہئے- آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو الگ چھوڑ دیا گیا ہے- صدر کے نمائندے نے کہا کہ صدر کلنٹن نے حافظ الاسد کو دوسری دفعہ ٹیلیفون کرتے ہوئے مدد کا یقین دلایا ہے- اور یہ بھی کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن میں جو روکیں ہیں انہیں دور کرنے کی ہر کوشش کی جائے گی- اس کے جواب میں صدر حافظ الاسد نے کہا کہ شام ہمیشہ اس بات کا خواہاں رہے گا کہ مشرق وسطیٰ میں ہر طرف امن ہونا چاہئے اور اس سلسلے میں جو کچھ کیا جائے گا- اس میں تعاون دیا جاتا رہے گا- البتہ انہوں نے یہ کہا کہ ان کی اصل پریشانی یہ ہے کہ قیام امن کے سلسلے میں جو کچھ بھی کیا جائے وہ برابری کے اصول پر ہونا چاہئے- کیونکہ اگر سب کو برابر نہ سمجھتے ہوئے قیام امن کی صورت پیدا ہو جائے تو وہ زیادہ دیرپا نہیں ہو سکے گا- اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے اس سے پہلے دس گفت وشنید کے دور ہو چکے ہیں بلکہ گیارہ- ان گیارہ اجلاسوں کے بعد دونوں نے معاہدے پر دستخط کئے ہیں-

وزیر اطلاعات وبراڈکاسٹنگ

وفاقی وزیر اطلاعات اور براڈکاسٹنگ نثار- اے- میمن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ملک میں سیاست صاف ستھری ہونی چاہئے- آپ ایک مباحثے کی صدارت کر رہے تھے اس مباحثے کا عنوان تھا "سیاست' اشتہار بازی اور ذرائع ابلاغ" اور یہ جمعرات کے روز منعقد کیا گیا تھا- اس تقریب میں حصہ لینے والے بی- ایم- ایل- پی- پی- پی' پی آئی ایف' کیو- جے- ایم' اور وہ لوگ جو اشتہارات سے تعلق رکھتے ہیں اور ذرائع ابلاغ سے-

وزیر اطلاعات نے کہا کہ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے یا جو کچھ ہوگا- اس کی ذمہ داری سیاست دانوں پر ہے- اور جب انہوں نے ایک سیاسی معاہدے پر دستخط کئے تھے تو پتہ چل گیا تھا کہ وہ اب اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں-

آپ نے ایک مقرر سے اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ ملک کا سیاسی ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ چکا ہے- انہوں نے کہا کہ سیاسی پارٹیوں نے جو آپس میں افہام وتفہیم سے کام لیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیاسی ڈھانچہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے آپ نے مزید کہا کہ سینیٹ تو بہرحال اس طرح موجود ہے اور دستور بھی قائم ہے صرف غیر سیاسی آدمیوں کو نگران حکومت میں لیا گیا ہے-

نثار میمن نے کہا کہ اگر ہم سیاسی لوگ ہوتے تو جو کچھ ہم نے کیا ہے اس کا دس فی صد بھی نہ کر سکتے- ہم نے اپنے آپ کو اپنے اپنے علاقوں میں محدود رکھا ہوتا- اور سارے پاکستان کو اپنا علاقہ نہ سمجھتے- نثار میمن نے فوجی لیڈرشپ کی تعریف کی اسی طرح سیاست دانوں کی بھی کیونکہ انہوں سیاسی ڈھانچے کو قائم رکھنے کے لئے نہایت مفید کردار ادا کیا انہوں نے مزید کہا کہ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آزادانہ اور شفاف انتخاب کروائیں اس مقصد کے لئے ہم نے اپنے آپ کو ایک لحاظ سے وقف کر رکھا ہے-

نثار میمن نے کہا کہ نگران حکومت نے کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا اور تمام سیاسی پارٹیوں کو برابری کا درجہ دیتے ہوئے ذرائع ابلاغ پر اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیا ہے- اس سلسلے میں ۲۲ سیاسی پارٹیوں کو ٹیلیوژن پر موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ آکر اپنے خیالات کا اظہار کریں- اس خیال کا ذکر کرتے ہوئے کہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ ٹیلیوژن کا

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ناصر احمد شاہ

انسداد بیروزگاری

بیروزگاری (Unemployment) تیسری دنیا خاص کر پاکستان کے لئے ایک اہم مسئلہ ہے۔ قیام پاکستان سے لیکراب تک ہماری حکومتوں نے بیروزی گاری ختم کرنے کے لئے جتنی بھی خاطر خواہ کوششیں کیں وہ ہمارے لئے بہت ناکافی ثابت ہوئی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ملک میں بیروزگاری عام ہے۔ جو کہ ہمارے ملک کی ترقی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارے ملک میں ایک طرف تو وہ بے روزگار افراد ہیں جو کہ بالکل جاہل' ان پڑھ اور نااہل ہیں اور انہیں ان وجوہات کی بناء پر روزگار نہیں مل رہا اور دوسری طرف ایسے افراد جو کہ تعلیم یافتہ' باصلاحیت اور ہنر مند ہیں اور انہیں روزگار نہیں مل رہا۔ دونوں صورتوں میں روزگار ملنا خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے اور افراد ذہنی کوفت اور انتشار' جرائم اور نشہ جیسی بیماریوں میں گر جاتے ہیں جس سے ہمارا معاشرہ مختلف بیماریوں اور برائیوں سے آلودہ ہو کر پستی اور تنزل کی طرف جا رہا ہے۔

ہمارے ملک میں بیروزگاری کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

١۔ معاشی عدم استحکام :۔

بد قسمتی سے ہماری معیشت کو ابھی تک استحکام نصیب نہیں ہوا جس کی بڑی وجہ وسائل کی کمی ہے بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ انکو صحیح طریقے سے استعمال نہیں کیا جا سکا جس کے نتیجے میں دوسرے مسائل کے علاوہ بے روزگاری بھی پیدا ہوئی ہے۔

٢۔ غیر منصفانہ تقسیم دولت :۔

ہمارے ملک کا اقتصادی ڈھانچہ کچھ اس قسم کا ہے کہ ملک کی دولت کا ایک بڑا حصہ چند ہاتھوں میں گردش کر رہا ہے اور ان کو اس دولت پر اجارہ داری حاصل ہے۔ وہ کبھی تو اس دولت کو گردش سے نکال کر جامد کر لیتے ہیں یا اس سے غیر ملکوں میں سرمایہ کاری کر دیتے ہیں جس کی بدولت ملک کی دولت باہر چلی جاتی ہے اور اس کا اثر پوری معیشت پر پڑتا ہے اور بے روزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

٣۔ آبادی میں تیز رفتار اضافے اور بے روزگاری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں آبادی کا تیز اضافہ بے روزگاری میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

٤۔ ناخواندگی۔

ناخواندگی یا تعلیم کی کمی معاشرے میں نااہل اور ناکارہ افراد کو جنم دیتی ہے جو کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ناکام ثابت ہوتے ہیں اور بے روزگاری زندگی گذارتے ہیں۔

مندرجہ بالا کے علاوہ بھی بہت سی وجوہات ہیں جو کہ اس مسئلے کو گھٹانے کی بجائے بڑھائے ہی چلی جا رہی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون کون سے طریقے ہیں جو اس مسئلے کو ختم کرنے یا کم کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

خاکسار ذیل میں کچھ ایسی تدبیریں یا طریقے درج کر رہا ہے جن پر عمل کرنے سے بیروزگاری کے عفریت پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔

ا۔ ملک میں سرمایہ کاری :۔

ملک کے سرمایہ داروں اور صنعت کاروں کو اس بات پر قائل کیا جائے کہ وہ غیر ممالک میں سرمایہ کاری کرنے کی بجائے اپنے ملک میں سرمایہ کاری کریں۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے اندر نئی صنعتیں اور کارخانے لگیں گے۔ اور اس سے پیداوار بھی بڑھے گی اور خصوصاً یہ کہ لاتعداد افراد کو روزگار میسر آجاگا۔

٢۔ پبلک ورکس پروگرام :۔

حکومت اگر عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے مختلف قسم کے منصوبوں پر کام کرے تو ان گنت افراد کو اس سے روزگار مل جائے گا۔ یعنی حکومت اگر پل' ڈیم' ہسپتال یا سڑکیں وغیرہ بنائے تو اس سے بے روزگاری میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور آجائے گی۔

٣۔ درآمدت میں کمی۔

حکومت ایسی پالیسیاں مرتب کرے کہ درآمدت کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ شکنی ہو اور امراء غیر ملکی اشیاء کے استعمال کی بجائے ملکی مصنوعات کو استعمال کریں۔ اگر درآمدت کم ہو جائیں گی تو ملک میں ان اشیاء کی طلب بڑھ جائے گی اور اس طرح ان کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو گا۔ اور یقینی بات ہے کہ یہ زیادہ پیداوار زیادہ لیبر کے ذریعے ہی سامنے آئے گی۔

٤۔ چھوٹی صنعتوں کو فروغ۔

ملک میں اگر چھوٹی صنعتوں کو فروغ دیا جائے یعنی چھوٹے' بڑے قرضے دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو چھوٹے کاروبار میں وسعت پیدا ہو گی۔ اور جیسے جیسے کاروبار میں وسعت پیدا ہو گی انہیں زیادہ ملازمین کی ضرورت پڑے گی۔

٥۔ میرٹ پالیسی کا اجراء :۔

اگر حکومت کے محکموں اور پرائیوٹ سیکٹر میں میرٹ کی بنیاد پر ملازمت ملے تو حق دار اور صحیح لوگوں کو ملازمت ملے گی اور اس طرح ملازمتوں اور حکومتی آسامیوں پر مختلف خاندانوں کی اجارہ داری بھی ختم ہو جائے گی اور تعلیم یافتہ باصلاحیت افراد کو جو کہ بے روزگاری کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں' روزگار ملے گا اور ملک کی ترقی کی رفتار تیز ہو گی۔

٦۔ تعیشات پر ٹیکس :۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ہماری دولت کا بڑا حصہ چند خاندانوں کے قبضے میں ہے۔ جس کی بدولت امراء امیر تر اور غرباء غریب تر ہو رہے ہیں۔ امیر لوگوں کی دولت ان کی عیش پرستیوں کی نذر ہو جاتی ہے اور غریب روٹی کو ترستے رہ جاتے ہیں۔ اب ہونا یہ چاہئے کہ ایسی اشیاء جو امیر لوگوں کی عیاشیوں کے لئے باہر سے درآمد کی جاتی ہیں یا ملک میں تیار کی جاتی ہیں مثلاً ائیر کنڈیشنز' وی سی آر' غیر ملکی شراب وغیرہ ان پر بھاری ٹیکس عائد کر کے پبلک ورکس پروگرام شروع کئے جائیں تاکہ غریبوں اور بے روزگاروں کو روزگار مہیا کر کے ان کی بنیادی ضرورتیں پوری کی جا سکیں۔

٧۔ پیشہ ورانہ تعلیم کی حوصلہ افزائی' پیشہ ورانہ تعلیم مثلاً ویلڈنگ' ریفریجریشن' لکڑی کا کام' بجلی کا کام' ہیئر کٹنگ وغیرہ میں ایف ایس سی' بی ایس سی' جیسی ڈگریاں دینی شروع کی جائیں اچھے تعلیمی اداروں میں دیانت داری سے ایسے کورس کروائے جائیں' پیشہ ور افراد کو سہولتیں مہیا کی جائیں اور ان کی مختلف سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے تو بیروزگاری میں نمایاں طور پر کمی ہو سکتی ہے۔

یہ تو تھیں چند تجویزیں جو کہ انسداد بیروزگاری کے لئے معاون و مددگار ثابت ہو سکتیں ہیں۔ لیکن میں یہاں بے روزگار افراد خاص کر ان کو جو تعلیم یافتہ ہیں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ بجائے اس کے آپ نوکری کی تلاش میں اپنا وقت و روپیہ ضائع کریں اگر آپ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار اپنی محنت اور ذاتی کوشش سے شروع کریں اور اپنی تعلیمی قابلیت اور مہارت اس کی ترقی میں صرف کر دیں تو یقیناً بہت بڑی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اور اسطرح سے ہمارے ملک سے بے روزگاری کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

بقیہ : ص ٣

تنگیوں تکلیفوں اور مصائب کی سنگین چٹانوں کو عبور کرنے کا عادی بنانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے امام جماعت کے ذریعہ سے اس کا اعلان اور مطالبات کروائے۔ کیونکہ جو آدمی کسی تکلیف کا عادی ہو اس کے لئے اس کا اثر اور آزار کم ہوتا ہے جتنا کہ ایک اچانک صدمہ کا ہو سکتا ہے مثلاً غالب بھی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

اس لئے میں کہوں گی۔ کہ تمام آنے والے واقعات اور حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے متبعین کو تیار کرنا اور قبل از وقت پیش آمدہ مصائب کو برداشت کرنے کے عادی بنانا اور اس کی مشق کروانا یہ صرف انسانی تدبیر سے نہیں ہو سکتا۔

تو جو کچھ گزرا اور اب تک ہوا اس کا تحریک جدید کے مطالبات سے اتنا زبردست تعلق نظر آتا ہے کہ کوئی صاحب بصیرت انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہی کہا جائے گا۔ کہ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت ایک انعام تھا جو جماعت احمدیہ کو ملا۔ جس پر کار بند ہونا اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ ان کی اپنی فلاح و بہبود بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے حصہ لینے کی توفیق عطا کرے جو ان کی دنیوی و اخروی کامیابی کا موجب بنے۔ اب نومبر ١٩٤٩ء میں تحریک جدید کے سولہویں سال کی ابتدا تھی۔ میں نے اپنے وعدہ کے ساتھ ہی سولہویں سال کا چندہ ادا کر دیا۔ اس وقت اچانک میرے دماغ میں پورے پندرہ سال کے واقعات اور مشاہدات گزر گئے اور میرا دل اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر کہ اس نے مجھے محض اپنے فضل و کرم سے پہلے سال سے لے کر سولہویں سال تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی بظاہر مسلسل توفیق عطا کی ہے۔ شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی میں اپنے محترم والد صاحب کی بھی ممنون احسان ہوں کہ وہ ابتدا تحریک سے ہی اپنے تمام بچوں کے نام علیحدہ پیش کرتے رہے۔ اس کی دو وجوہات ان کے مدنظر تھیں ایک تو یہ کہ وہ بچپن سے ہی اولاد کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر قربانی میں حصہ لینا ان کا فرض ہے دوسرے یہ کہ بڑے ہو کر بچوں کو تحریک جدید سے محروم رہنے کا تاسف نہ ہو۔ بلکہ بڑھ کر حصہ لینے کا شوق پیدا ہو۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس میں میرے سب بھائی بہن دور اول سے باقاعدہ شامل ہو رہے ہیں۔ اور بفضلہ پہلے سالوں سے ہر سال زیادتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور یہ امر خاص ابا جان کی ہدایت اور تلقین کے ماتحت ہے۔

اور میں سمجھتی ہوں کہ اولاد کے لئے سب سے زیادہ والدین کی تربیت ان کے خیالات اور جذبات ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو آئندہ ان کے دلوں میں قربانی اور اخلاص کی روح پیدا کر سکتی ہے۔

(الفضل ١٢/ جنوری ١٩٥٠ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

عائشہ اکیڈمی برائے احمدی خواتین- ربوہ-

خدا کے فضل سے ربوہ میں ۱۷ مارچ ۱۹۹۳ء سے عائشہ دینیات اکیڈمی کا قیام مہمان خانہ مستورات (بیرکس) کی عمارت کے ایک حصہ میں ہو چکا ہے- یہ تعلیمی ادارہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے زیر انتظام کام کرتا ہے- اس میں داخل ہونے کا معیار تعلیم کم از کم میٹرک ہے- ماہوار فیس اور داخلہ فیس برائے نام ہے- مجوزہ کتب مفت مہیا کی جاتی ہیں- ہر داخل ہونے والی طالبہ کم از کم چار ماہ تک اس درس گاہ میں تعلیم حاصل کرنے کی مجاز ہوگی اور زیادہ سے زیادہ کی حد بہت وسیع ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ علم مھد سے لحد تک حاصل کرو- فراغت کے بعد سندات امتیاز جاری کی جائے گی- عمر کی کوئی قید نہیں- خیال رہے کہ اس تعلیمی درس گاہ میں وہ سب کچھ سکھایا جاتا ہے جس کا جاننا ایک احمدی خاتون کے لئے ناگزیر ہے- خدا کے فضل سے کل چالیس سیٹوں میں سے ۳۲ سیٹیں پر ہو چکی ہیں- اور تعداد مقررہ پوری ہونے پر داخلہ بند کر دیا جائے گا-

نوٹ ربوہ سے باہر کی طالبات رہائش کا انتظام اگر ربوہ میں اپنے عزیزوں کے ہاں ہو سکتا ہو تو وہ بھی ضرور داخل ہوں-

پرنسپل

عائشہ اکیڈمی

واقفین نو کے والدین اور سیکرٹریان متوجہ ہوں

"والدین واقفین نو بچوں کی انفرادی فائلیں بنائیں- جس میں بچے کی پروگریس رپورٹ یعنی جب بچے سکولوں میں داخل ہوں ان کے نتائج فائل مین لگائیں اسی طرح مرکز سے خط و کتابت کا ریکارڈ بھی فائل میں رکھیں-

یہ فائلیں سیکرٹری صاحب واقفین نو کے پاس ہوں والدین اگر نقل مکانی کریں تو سیکرٹری صاحب سے فائلیں لے لیں اور جس جگہ منتقل ہوں وہاں کے سیکرٹری صاحب کو جمع کروائیں اور دفتر کو بھی تبدیلی ایڈریس کی اطلاع کریں"

(وکالت وقف نو- تحریک جدید ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ مرزا اعتراف احمد ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب آف لنگروال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے کریسنٹ ماڈل کالج لاہور کی طرف سے ایف اے جنرل سائنس گروپ کا امتحان دیا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کل نمبر ۱۱۰۰ میں سے ۷۵۵ نمبر حاصل کئے اور کریسنٹ ماڈل کالج میں جنرل سائنس گروپ میں تیسری پوزیشن حاصل کی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بابرکت کرے-

اعلان نکاح

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ایل آر او- ایڈووکیٹ کی بیٹی محترمہ مہ رخ صاحبہ کا نکاح بہمراہ مکرم محمد نعیم زاہد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر ضلع لودھراں بعوض ۶۰٬۰۰۰ (ساٹھ ہزار) روپیہ حق مہر مکرم و محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے ۲۴-۹-۹۳ کو بعد عصر بیت المبارک میں پڑھایا- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے-

ولادت

○ مکرم رفیق احمد ناصر صاحب (لندن) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸-۹-۹۳ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "نور الہدیٰ رفیق احمد" نام عطا فرمایا ہے- نومولودہ محترم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی پوتی اور محترم بنیس احمد صاحب دیوس سابق چیف جسٹس قاہرہ کی نواسی ہے-

اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی اور درازعمر سے نوازے اور خادمہ دین بنائے-

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب میرپور خاص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ جولائی ۱۹۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے- نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "منصور احمد" عطا فرمایا ہے- نومولود چوہدری نور احمد صاحب امیر ضلع میرپور خاص کا پوتا اور مرزا صادق علی صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے-

○ مکرم عبد المالک نمائندہ الفضل لاہور تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے میرے چھوٹے بھائی عزیزم مبشر احمد صاحب جاوید کو مورخہ ۵-۹-۹۳ کو بیٹے سے نوازا ہے- نومولود کا نام حضور انور نے "مزمل احمد" عطا فرمایا ہے- نومولود مکرم میاں دین محمد صاحب آف باٹھانوالہ ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم رحم الٰہی صاحب آف بھلوال کا نواسہ ہے-

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے-

درخواستیں مطلوب ہیں

○ پنجاب اور سرحد میں سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ کو تجربہ کار سول' الیکٹریکل' کیمیکل' پٹرولیم و گیس و مکینیکل انجینئرز کی ضرورت ہے-

○ ایک اہم ادارے کو کمپیوٹر ڈیٹا اینٹری آپریٹرز اور کامرس گریجویٹس سے ڈیٹا کنٹرول اسسٹنٹس کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں- درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۰- ستمبر ۱۹۹۳ء ہے- مزید معلومات کے لئے انگریزی روزنامہ نیشن ۲- ستمبر اور ۱۳ ستمبر ملاحظہ فرمائیں یا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں :-

ڈاکٹر عبد الوحید صاحب مکان نمبر ۱۰ گلی نمبر ۱۱۱ اسلام پورہ لاہور فون نمبر ۷۲۴۲۷۳۴۲

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

یوم تحریک جدید ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء منایا جائے

امراء اضلاع و صدر صاحبان' مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخوست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں ۱۹۹۳ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء منانے کا اہتمام فرمائیں- اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے نیز اس دن خطبہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے- اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں- اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے-

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بقیہ : ص ا

فرمایا پتھر بھی ایسے نرم ہوتے ہیں کہ جن سے پانی نکل آتا ہے لیکن یہ خبیث ایسے ہیں کہ کبھی دانائی کی بات نہیں کرتے- رحم کا مادہ ان میں نہیں- نیکی اور تقویٰ ان سے اڑ گیا ہے- یہ روزانہ عبرت کے سامان دیکھتے ہیں لیکن پھر اندھے ہو کر گزر جاتے ہیں- ان کے دلوں میں نہ خوف خدا ہے نہ رحم ہے نہ مہربانی- اس لئے ہر ایک بات کو اتفاقی کہہ دیتے ہیں اور کبھی اس بات کے اسباب اور علتوں پر غور نہیں کرتے- اگر یہ غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ سزا جو ہمیں ملی ہے کہ ہم پر عذاب نازل ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور نبیوں کے مقابلہ کی وجہ سے ہے لیکن یہ دن بدن تنگ دل سے سنگ دل ہی ہوتے چلے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تباہ ہو گئے- (صاحب ایمان) کی یہ شان نہیں ہوتی وہ عبرت کے سامان دیکھ کر ڈر جاتا ہے- اور طرح طرح کے بہانے نہیں بناتا-

(از خطبہ ۴/ ستمبر ۱۹۱۴ء)

بقیہ : ص ا کالم ۴

نے تعزیت کے ذریعے ان کے غم میں شرکت کا اظہار کیا-

محترمہ حکمت عباس عودہ صاحبہ اپنی طرف سے اور اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی طرف سے تعزیت کرنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہیں- اور دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور حضرت مولانا صاحب کے نقش قدم پر چل کر خدمت دین کی توفیق دے-

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ اوائل دسمبر ۱۹۹۳ء میں ہوگا- بچے کو انگریزی کے "A" تا "Z" بڑے حروف صحیح لائنوں پر لکھنے آنے چاہئیں- اور اردو میں "ا" سے "ے" تک زبانی لکھنا آتا ہو-

جو والدین اپنے بچوں کے اکیڈمی میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہوں وہ تحریروں کے نمونے حاصل کرنے کے لئے دفتر سے جلد رابطہ کریں-

پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۷- ستمبر- موسم معتدل ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے ٹیکس خوروں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں سینکڑوں نادھند گان کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد قرق کر لی گئی ہے۔ ہزاروں افراد کے بنک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ پچاس سے زیادہ ٹیکسٹائل ملز اور کارخانوں میں سرکاری کارندے بٹھا دیئے گئے ہیں۔ ان کارندوں نے ان کارخانوں میں آنی والی رقوم کی وصولی قرضوں کے عوض' شروع کر دی ہے۔ نادھند گان کی گرفتاریوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

○ بھارتی ٹیلی ویژن نے ایک تبصرہ میں کہا ہے کہ اگر بینظیر یا نواز شریف کو اکثریت نہ ملی تو معین قریشی ہی ملک کے حکمران ہونگے۔

○ ایک اخبار کے مطابق پیپلز پارٹی انتخابات کے بعد مخلوط حکومت کی تجویز پر راضی ہو گئی ہے لیکن اس میں نواز شریف کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ جونیجو لیگ سے پیپلز پارٹی کا اتحاد اسی فیصلے کے تحت ہوا ہے۔ دوسری جماعتوں کو بھی مخلوط حکومت میں شامل کیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے سنٹرل سیکرٹریٹ نے ایک خط کے ذریعے جو چیف الیکشن کمشنر کو لکھا گیا پیپلز پارٹی پر انتخابی ٹکٹیں بیچنے کے الزام کی تردید کرتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے کہ نواز شریف نے چنیوٹ سے مسلم لیگ کے امیدوار قیصر شیخ کو تین کروڑ روپے میں ٹکٹ دیا ہے۔ خط میں پیپلز پارٹی کے خلاف ٹکٹ بیچنے کے الزامات کی مہم کو انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

○ ایٹمی پروگرام کی بندش کے بارے میں نگران وزیر اعظم معین قریشی نے جو تردیدی بیان جاری کیا ہے اس پر امریکی سفارت کاروں کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی ان کا کہنا ہے کہ ان کو اس بیان کے اجراء سے پہلے ہی اس بیان کا علم تھا۔ امریکی سفارت کاروں کے مطابق اس نوعیت کے بیانات جاری کرنا کوئی معیوب بات نہیں۔ حقیقی صورت حال سے ہم آگاہ ہیں۔ صورت حال اطمینان بخش ہے۔ معین قریشی کا تردیدی بیان ان کی داخلی سیاسی ضرورت ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ایک سابق سینئر کارکن رانا شوکت محمود نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے میرے حلقے کا ٹکٹ ۴ لاکھ روپے میں فروخت کیا ہے۔ رانا شوکت محمود کا نام نادھند ہونے کی وجہ سے انتخابی امیدواروں کی فہرست سے خارج کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کے خلاف رٹ دائر کی ہوئی ہے۔

○ پشاور ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نادھند ہیں ان کو انتخابات میں حصہ لینے سے روکا جائے اور اس درخواست کے فیصلے تک ان کی نشست پر انتخاب روک دیا جائے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بھٹو نے پاکستان توڑا ہوتا تو ضیاء الحق حمود الرحمان کمیشن کی رپورٹ ضرور شائع کرتے۔ نواز شریف اپنی شکست سامنے دیکھ کر بھٹو کے خلاف الزام تراشی پر اتر آئے ہیں۔

○ نواز شریف اور بے نظیر دونوں میں سے کوئی بھی اسٹیبلشمنٹ سے ٹکر لینے کو تیار نہیں۔ فوج کی طرف سے دونوں بڑی جماعتوں کو اشارہ دیا گیا ہے کہ فوج آٹھویں ترمیم کو انتخابی ایشو بنانا پسند نہیں کرے گی چنانچہ اب تک نواز شریف ۳۷- اور بے نظیر ۲۶ جلسوں سے خطاب کر چکے ہیں لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی بات نہیں کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کو اجازت ہے کہ وہ نواز شریف سے نوٹ لیں اور بے نظیر کو ووٹ دیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ۱۹۷۰ء والا انقلاب آ رہا ہے۔ پیپلز پارٹی بہت بھاری اکثریت حاصل کرے گی۔ عوام کو آٹا اور گھی نہ دے سکنے والا اب عوام کو پیلا بخار دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

○ حکومت نے فوڈ سٹیمپ سکیم میں گھپلوں کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ فی خاندان رقم بڑھا دی گئی ہے۔ ۱۵ سو روپے ماہانہ آمدنی والے ۲۰ لاکھ غریبوں کے خاندانوں کے لئے ۲- ارب ۳۰- کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

○ رحیم یار خان اور جھنگ میں دہشت گردی کے نتیجے میں ۴- افراد کو قتل کر دیا گیا۔ رحیم یار خان میں سنی تحریک کے دفتر کے سامنے بیٹھے نوجوانوں پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے حملہ کر دیا۔ پیپلز پارٹی کا کارکن نشانہ بن گیا۔ دو افراد زخمی ہوئے۔ شہر میں واقعہ کے خلاف ہڑتال ہوئی جھنگ کے قریب نامعلوم حملہ آوروں نے گھر میں گھس کر تحریک جعفریہ کے کارکن کو گولی مار دی۔ کراچی میں ایم کیو ایم کے متحارب دھڑوں میں فائرنگ سے ۱۶- افراد زخمی ہو گئے۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک دشمن پیپلز پارٹی کے ساتھ کسی صورت میں مخلوط حکومت نہیں بنائیں گے۔ لاہور میں علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد کسی اور کے اشارے پر چل رہے ہیں بعض علماء نے قیام پاکستان کے وقت بھی اکثریت کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ سابق نواز حکومت نے ایٹمی پروگرام ترک نہ کرنے پر مجھے قتل کی دھمکیاں دیں۔ سابق حکمران ۱۹۹۲ء کے اوائل میں ہی جوہری پروگرام ختم کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

○ نگران حکومت نے ویلتھ ٹیکس دینے والوں کے نام بھی مشتہر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انکم ٹیکس کی طرح بڑے سرمایہ کار صنعت کار سیاست دان اور دیگر افراد ویلتھ ٹیکس بھی چوری کرتے ہیں۔ خفیہ سروے کے دوران لاہور میں ۵۰۰- ایسے بنگلوں کا سراغ لگایا گیا ہے جن کی مالیت کم ظاہر کی گئی ہے۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی ہی میری سیاسی شناخت ہے۔ اقتدار ہر صورت ہمیں مل رہا ہے۔

ضرورت ملازم

ہمارے شفاخانہ کے لئے ایک محنتی ایماندار اور مخلص احمدی ملازم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و دیگر معاملات بالمشافہ طے کئے جائیں گے۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
گولبازار- ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور- سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

ڈاکٹر مبشر احمد

آئی سپیشلسٹ کے اوقات

مشورہ یکم اکتوبر سے مندرجہ ذیل ہونگے

صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک
جمعہ تعطیل ہوگی

فون : 6662057-301445

امتیاز سرجیکل کلینک

ڈیوس روڈ لاہور

ربوہ میں آپ کے دیرینہ خادم *

ماڈرن ٹیلرز

اپنی پرانی دکان سے بیت المہدی کے بالمقابل منتقل ہو چکے ہیں۔
نزد الکیمسٹ- مہدی چوک

مردانہ اور زنانہ ملبوسات کی دیدہ زیب اور جدید فیشن کے مطابق تیاری کیلئے صرف ایک ہی نام یاد رکھیں

* نیو ماڈرن ٹیلرز *

گولبازار ربوہ
* پروپرائٹر عبد المالک ابن مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب